بعون خالق کون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

انگریزی کتاب ٹیلس فرام شکسپیر کی مجموعہ فسانہ دلپذیر کے بیس قصوں مین کا پہلا
دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزیکا خزانہ ہے موسوم بہ

قصہ رومیو اور جولیٹ

جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب [illegible] وکیل [illegible]
ضلع گورکھپور نے باہتمام مطبع اودھ اخبار محاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین [illegible] چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ویرونا مین کپولیٹ اور مانٹون ٹیج دو بڑے خاندان تھے جنمین بہت دنون سے
مخاصمت چلی آتی تھی اور اب وہ اس درجہ کو پہونچ گئی تھی اور ایسی جانی دشمنی کی حد تک پہونچ
گئی تھی کہ انکی اولاد و رشتہ داران قریبی کے خادمون مین بھی صاحب سلامت باقی نہ رہی
تھی۔ اتفاقیہ ایک خاندان والے دوسرے خاندان والے سے کہین مل جاتے تھے تو باہم سخت
کلامی اور کبھی کبھی خونریزی بھی ضرور اس اتفاقیہ ملنے پر مترتب ہوتی۔ غرضکہ اس آپس کے
جھگڑے نے ویرونا کے امن و امان مین بہت خلل ڈال رکھا تھا۔

ایک رات سردار کپولیٹ نے بڑی دھوم دھام سے ضیافت کا سامان کیا جسمین
بہت سی حسین عورتین و معزز مہمان مدعو تھے اور تمام حسینان شہر وہان جمع تھے۔ جو آتا تھا
بشرطیکہ خاندان مانٹون ٹیج سے نہ ہو اُسکی بہت بڑی عزت و توقیر سے بٹھلایا جاتا۔ اس
جلسے مین روسی لائن بھی شریک تھی جسپر سردار مانٹون ٹیج کا لڑکا رومیو عاشق تھا
گویا اُس جلسے مین مانٹون ٹیج کے لیے شرکت اچھی نہ تھی۔ مگر اُس جوان کے ایک دوست
بنوالیو نے اسے صلاح دی کہ اپنی وضع بدل کر جسمین خاندان مانٹون ٹیج سے متعین کوئی
نہ سمجھے اس محفل مین شریک ہو اور اپنی معشوقہ کو ویرونا کے دیگر حسینان سے اور خوبصورت
سب کے سب جمع ہین مقابلہ کرو تاکہ تمھین معلوم ہو کہ تمھاری معشوقہ بمقابلہ اورون کے
ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے راج ہنسون کے گروہ مین کوا آبیٹھا ہو۔ بنوالیو کی باتون پر رومیو
کو بہت وثوق نہ تھا مگر روسی لائن کے شوق دید نے اسے جانے پر مجبور کیا۔ رومیو
ایک سچا و دلسوز عاشق تھا جسنے اپنی معشوقہ روسی لائن کے پیچھے نیند حرام کر دی تھی۔ گوشہ نشینی
سے رغبت پیدا کر لی تھی اور روسی لائن کی یہ کیفیت تھی کہ وہ ہمیشہ اسکے درپے تخریب رہتی تھی

Verona Capulets Montagues

Rosaline Romeo Benvolio

اور ایک مرتبہ بھی اخلاص و محبت کے ساتھ پیش آکر اپنے عاشق کو خوش دل نہ کیا تھا۔ بنوالیو نے اپنے دوست کے عشق کھونے کی یہ ایک تدبیر نکالی تھی کہ طرح بطرح کی عورتوں میں اُسے لیجا کر دکھلائے کہ دنیا میں ایک سے ایک بڑھکر خوبصورت ہیں۔ رز تدبیر اپنی وضع بدل کر بنوالیو اور مرکشیو نامے ایک دوسرے دوست کو بھی ساتھ لے کیپولٹ والوں کے جلسے میں آ شریک ہو سردار کیپولٹ نے انکی بڑی آؤ بھگت کی اور کہا۔ دیکھیے وہ عورتیں رقص و سرود میں مشغول ہیں آپ بھی وہیں جا کر شریک شادی و طرب ہوں۔ وہ سردار اُسوقت انتہا درجہ کو خوش و خرم تھا حتیٰ کہ غایت مسرت میں اپنی جوانی کا ایک واقعہ بھی وہ بیان کر گیا جسمیں ایک حسین عورت سے بیباکانہ ہنسنے بولنے کے لیے بہ تبدیل وضع اُسکی ایک مجلس میں شریک ہونے کا حال تھا۔ سب ناچنے گانے میں مشغول ہوئے اور رومیو ایک حسین عورت کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو گیا جو اُسکی نظروں میں ایسی معلوم ہوئی گویا مشعلوں نے جلنا اُسی سے سیکھا ہو اور اندھیری رات میں جسکے حسن کی چمک اسطرح ظاہر تھی جیسے کسی زنگی کے گلے میں دُر بے بہا کا مالا پڑا ہو یہ جلوہ کمیاب و حسن نادر دیکھکر عالم بے اختیاری ہی میں بے تحاشا اُسکے منہ سے نکلا اُسکے گرد عورتیں کیا ہیں قمری کو کوؤں نے گھیر لیا ہے۔ سردار کیپولٹ کے برادر زادے ٹائی بلٹ نے یہ آواز سن پائی اور سننے کے ساتھ ہی وہ پہچان گیا کہ یہ آواز رومیو کی ہے اور بسبب اپنی تندمزاجی و بدخوئی کے یہ گوارا نہ کر سکا کہ ایک مانٹیگیو اسطرح ہمارے مجمع میں آکر ہمارے مذہبی رسوم کی توہین کا باعث ہو۔ اور چاہا کہ وہیں اُسے قتل کرے اُسکا چچا مانع ہوا اور کہا اول تو یہ بات مہمان نوازی کے خلاف ہے۔ دوسرے یہ کہ رومیو بذات خود شریف و نیک چلن نوجوان ہے۔ کیونکہ سارے ویرونا والے اُسکے نیک بخت و تربیت یافتہ ہونے میں متفق اللسان تھے۔ گو اُسوقت ٹائی بلٹ بخلاف اپنی اقتضاء طبیعت کے صبر کرنے پر مجبور کیا گیا۔ اور ارادہ قتل سے باز رکھا گیا۔ مگر اُسنے قسم کھائی کہ کسی اور موقع پر اس ذلیل مانٹیگیو سے اس مداخلت بیجا کا عوض ضرور لونگا۔

ناچ ہو چکنے پر رومیو اُس عورت کی طرف چلا اور اُسی مصنوعی لباس مین جو ان سب
ہمیاکیون کی سبب تھی اُس سے ہاتھ ملانے کو بڑھایا اور کہا او زیارت گاہ مین ایک گنہگار زائر
ہون کفارۂ گناہ کے لیے تیرے پاس آیا ہون - اُس عورت نے جواب دیا خاصے زائر ہین
آپ کا طرز زیارت تو بہت معقول و مناسب ہے - زائر ضرور کے ہاتھ البتہ کرتے ہین چومتے تو
کہین نہین دیکھا - رومیو نے کہا کیا زائر و مزور کے منھ نہین ہوتے - جولیٹ بولی ہوتے کیون
نہین مگر نماز و دعا کے لیے نہ چومنے چاٹنے کو - رومیو نے کہا اچھا مین دعا کرتا ہون مگر ایسا
نہو کہ تم نامنظور کر دو - یہ تعشق آمیز باتین و محبت خیز رمز و کنایے ہو رہے تھے کہ اُسکی ماں نے
پکارا اور وہ ماں کے پاس چلی گئی - رومیو کو اُسکی ماں کا نام دریافت کرلینے پر معلوم ہوا کہ
جسکے حسن لاثانی نے اُسے اپنی طرف مائل کر رکھا ہے وہ اُسکی جانی دشمن سردار کپولیٹ
کی دختر وارثہ جولیٹ نامے ہے اور بہ نادانستگی اُسکے پھندے مین دل دے بیٹھا - ہرچند
کہ یہ سنکر وہ کسیقدر ملول خاطر ہوا مگر اب کیا ہو سکتا تھا جب دل ہی قابو سے نکل گیا - اُدھر جولیٹ
کو بھی جب معلوم ہوا کہ جس جوان سے مین باتین کرتی تھی وہ خاندان مائون ٹیچ کا رومیو ہے تو
بہت بیچین ہوئی - کیونکہ رومیو کی طرح وہ بھی با دل نگاہ فریفتہ و از خود رفتہ ہو گئی تھی اور اب
اِس محبت کا نباہ اُسکے نزدیک بہت دشوار نظر آیا جب اُسنے دیکھا کہ مین نے اپنے دشمن سے
رشتہ محبت جوڑا اور ایسی بُری جگہ دل پھنسایا کہ سارے کنبے والے اُسے سُنکر نفرت کرینگے -
جب آدھی رات گذر چکی رومیو اپنے دوستون کو لیکر وہان سے روانہ ہوا اور تھوڑی ہی دور
جاکر پھر لوٹ آیا - کیونکر نہ لوٹتا جب اُسکا دل ہی اُسکے قابو مین نہ تھا - جولیٹ کے پشت مکان
پر ایک خانہ باغ تھا جسکی دیوار پھلانگ کر رومیو اندر چلا گیا اور انجام عشق کے سوچ مین
کھڑا تھا کہ سامنے کے جھروکے پر جولیٹ دکھلائی دی - دکھائی کیا دی طلوع آفتاب کا دھوکا
دیا درختون کی جھرمٹ سے ماہتاب کی پھیکی روشنی دیکھ رومیو کو ایسا معلوم ہوا - گویا اس آفتاب
نوتاب کی جھلکیلی روشنی کے حسد نے ماہتاب کو کاہیدہ و زرد رو بنا رکھا ہے اور پھر یہ دیکھ کہ

رخسار حسن کو وہ دونوں ہاتھوں پر ٹیکے ہوئے بیٹھی ہے آتش رشک اُسکی مشتعل ہوئی اور دل میں کہنے لگا اے کاش میں اِسکے ہاتھ کا دستانہ ہوتا تو اسوقت کیا اچھا ذریعۂ قربت ہاتھ آتا۔ جولیٹ نے وہان اپنے کو عالم تنہائی میں پاکر ایک آہ سرد سینہ سے کھینچی اور کہا حیف صد حیف رومیو یہ آواز سُنکر بیخود ہوگیا اور آہستگی جیسے وہ من ہی من میں بولا۔ او پاک فرشتہ ایک بار پھر اپنی آواز سُنا تیری آواز اسطرح اوپر سے آئی جیسے آسمان سے فرشتون کی آواز جنھیں کوئی نہیں دیکھ سکتا آتی ہے جولیٹ کو کیا معلوم تھا کہ میری آواز کسی نے سُنی اور پھر انھیں تخیلات میں مستغرق ہوکر جو اِس شب کے واقعات نے اُسکے دل میں جما رکھے تھے اپنے عاشق کی طرف از غیبی مخاطب ٹھہرا کر متوجہ ہوئی اور بولی رومیو تو کہان ہے میری سچی محبت اپنے دل میں پیدا کر اور اپنے باپ کے نام سے متنفر ہو اور جو تجھسے یہ نہو سکے تو قسم کھا کہ تو میرا پکا عاشق ہے اور تعصب خاندانی کو تیرے دل میں کچھ بھی دخل نہیں اور میں بھی آج سے اپنے خاندانی خیالات دل سے نکالے ڈالتی ہون۔ رومیو یہ سُن کر چاہتا تھا کہ کچھ بولے مگر اِس خیال سے کہ شاید میری آواز سُنکر وہ خاموش ہوجائے چپ رہا اور دیر تک کان لگائے سُنا کیا۔ جولیٹ دیر تک آپ ہی آپ عشق کے دلسوز تذکرے کرتی رہی اور کبھی جھنجھلا کے یہ بھی کہتی کہ میرے عاشق کا نام رومیو اور اُسکے خاندان کا نام مانٹیگ کیون ہوا کیا اچھا ہوتا کہ وہ اپنا نام بدل ڈالتا اور میرے سوا اور کسی سے واسطہ نہ رکھتا۔ اب رومیو سے نہ رہا گیا اور اسطرح مخاطب ہوکر گویا وہ اُسی سے باتیں کررہی تھی یہ جواب دیا کہ اگر رومیو کا نام تجھے ناپسند معلوم ہوتا ہو تو آج سے فرض کرلے کہ میں رومیو نہیں ہون۔ تجھے اختیار ہے جسطرح چاہے پکار عاشق یا اور کوئی حسب دلخواہ اپنے نام تجویز کرلے۔ جولیٹ ایک اجنبی آدمی کی آواز سُنکر ڈری اور حیران ہوئی کہ میرے افشائے راز کے لیے کسنے اِس اندھیری رات نے ٹھوکر کر یہان تک پہونچایا ہے۔ چونکہ اِسکے پہلے تھوڑی ہی دیر تک باتیں ہوئی تھیں اِسلیے پہلی آواز پر وہ نہ پہچان سکی کہ یہ کسکی آواز ہے۔ لیکن دوبارہ سُننے پر تاثیر عشق نے

اُسے پہچنوا دیا کہ یہ پیاری پولی رومیو اسکے عاشق نوجوان کی ہے اور وہ کہنے لگی بھلا قصداً کوئی اپنے آپ کو ایسے خطرناک کام میں پھنساتا ہے۔ تم دیوار پھلانگ کر آئے مگر یہ نہ سمجھے کہ اگر کسی نے دیکھ پایا تو خاندان والوں نے بیچ کا جھگڑا رہا ڈالیگا۔ رومیو نے کہا کچھ پروا نہیں انکی تلواروں سے زیادہ تو تیری آنکھوں میں ڈر ہے۔ تیرا ایک مرتبہ مہربان ہوکر میری طرف تاک دینا میرے چھٹکارے کے لیے کافی تھا۔ لیکن میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اس بُری زندگی سے کہ تیری الفت دل میں نہ ہو مرجانا بہتر ہے۔ جولیٹ نے پوچھا کہ تو یہاں تک کیونکر پہونچا اور کس نے میرے گھر کا پتا لگا۔ رومیو نے جواب دیا کہ بجز حضرت عشق کے اور دوسرا رہنما کہاں سے لاتا۔ اور یہ کیا اگر تو مجھسے اتنی دور ہوتی جتنا یہاں سے سمندر کا کنارہ اور تیرے پاس پہونچنے کے راستے بھی ویسے ہی دشوار گذار ہوتے جیسے سمندر کے قریب پانی کے بیٹھنے سے ناہموار ہوجاتے ہیں تو بھی تجھ ایسے مال تجارت کے لیے باوجودیکہ میں معلم جہاز نہیں ہوں پھر بھی اپنے کو خطرے میں ڈالنے میں باک نہ کرتا۔ بہ اقتضاء شان معشوقی رومیو کی یہ باتیں سنکر جولیٹ کچھ جھینپ گئی اور رنگ چہرہ متغیر ہوگیا لیکن تار یک شب نے پردہ داری کی اور رومیو اسکے چہرے کی سرخی جو خجالت نے پیدا کر رکھی تھی نہ دیکھ سکا۔ جولیٹ کو معلوم ہوگیا کہ رومیو بھی میری عاشقی کا دم بھرتا ہے مگر اسنے اپنے اس علم کو ظاہر نہ کیا اور چاہا کہ جو کچھ پہلے کہ گئی تھی وہی پھر کہے۔ مگر اب رعب عشق اس لمبی چوڑی تقریر کے اعادہ کی کب اجازت دیتا۔ ممکن تھا کہ ایسے موقع پر کچھ کبر و نخوت کو جولیٹ راہ دیتی۔ بے اعتنائی و استغنائی سے کام لیتی جیسا کہ چالاک عورتوں کا دستور ہے کہ اول اول عاشقوں کے ساتھ نخوت و سرکشی سے پیش آتی ہیں۔ چاہنے والوں کے ساتھ سخت کلامی ضروریات سے خیال کرتی ہیں۔ بے اعتنائی حجاب بیجا لاپرواہی یہ سب باتیں عین شان معشوقی تصور کرتی ہیں تا عاشقوں کے دلوں میں انکی وقعت بڑھے سہل الوصول ہونے کے سبب سے ناقدر دانا چیز نہ سمجھی جائیں کیونکہ جتنی ہی دقت سے کوئی شے دستیاب ہوتی ہے اتنی ہی زیادہ قدر و منزلت اسکی دلمیں جگہ

پکڑتی ہے۔ لیکن اُسنے ایسے ناز و نخرہ بیجا کو ترک کر رکھا اور کوئی طریقہ اِس محبت کی عظمت بڑھانیکا نہ برتا۔ رومیو تو پہلے بھی اقرار محبت جولیٹ کے منہ سے جبکہ اُسکے نزدیک اُسکا سان و گمان تک نہ تھا سُن چکا تھا۔ اب جولیٹ نے بخلوص دل جو اُسکی ناتجربہ کاری اور بھولاپن کی دلیل تھی اُس معاملہ کی پوری کیفیت سے اُسے آگاہ کرنا چاہا اور کہا او خوبصورت مانٹیگیو اے محبت سے پکارنے کے ڈھنگ ہی نرالے ہین کہ پورا نام بھی اچھا معلوم ہونے لگے ایسے سہل الوصول ہونے کو تُم کسی وبد باطنی پر نہ محمول کرنا۔ بلکہ اِسکی برائی کو داگر تمھارے نزدیک اِسمین کوئی برائی ہو) اِس ناگہانی رات کے سر رکھنا جسنے اچانک میرے خیالات کو آ گھیرا ہے۔ اور پھر کہا۔ گو مین یہ نہین کہہ سکتی کہ تمھارے ساتھ میرا یہ برتاو بلحاظ میرے عورت ہونے کے ذرا بے احتیاطی پر مبنی نہین ہے۔ مگر یہ ضرور کہونگی کہ میرا برتاو اُنسے کہین اچھا ہے جنکا حجاب و احتیاط مکر و حیلہ سے بھرا رہتا ہے۔

رومیو یہ سُن کہا چاہتا تھا کہ تم ایسی باعصمت عورت کی شان مین خدا شاہد ہے کہ مجھے کوئی خیال فاسد نہین۔ کہ جولیٹ نے اُسے قسم کھانے سے روکا۔ اور کہا۔ یہ رات بڑی بے تند و تیز و بد لحاظ ہے۔ مین نہین چاہتی کہ اِسمین کوئی قول و اقرار کیا جائے۔ لیکن جب رومیو نے اصرار کیا اور کہا کہ آج ہی رات کو کچھ وعدہ و قول و قرار محبت ہو جاتا تو جولیٹ نے جواب دیا کہ مین تمھاری درخواست کرنے کے پہلے ہی تسلیم کر چکی ہون جس سے اشارہ اِن باتون کی طرف تھا جسے رومیو نے آتے ہی چھپ کر سُنا تھا۔ مگر پھر بھی تلطف کر کے دوبارہ اپنے عشق و محبت کی باتین کین کیونکہ دریا کی طرح اُسکا تلطف ناپیدا کنار اور محبت عمیق تھی۔ یہ باتین ہو رہی تھین کہ جولیٹ کو اُسکی دایہ نے پکارا۔ کیونکہ وہ اپنی دایہ کے پاس سوتی تھی جسکے نزدیک اُس وقت کا سونا ضروری تھا کہ رات بہت تھوڑی رہ گئی تھی۔ جولیٹ اپنی دایہ کے پاس سے ذرا دیر کے بعد پھر لوٹ آئی۔ اور رومیو سے کہنے لگی کہ تین چار باتین اور کرنی ہین۔ وہ یہ کہ اگر تمھاری محبت پاک ہے اور میرے ساتھ تم نکاح کیا چاہتے ہو۔ تو کل ایک

قاصد تمھارے پاس وقت نکاح کے تعین کے لیے بھیجا جائیگا - کیونکہ اپنا نصیب تمھارے
پیرون کے پاس رکھنا اور دنیا مین تمھارا تابعدار بنکر رہنا مجھے مرکوز خاطر ہے - اتنے مین
جولیٹ کو پھر اسکی دایہ نے آواز دی - غرضکہ وہ کئی مرتبہ آئی اور گئی - رومیو کے
جانے مین وہ اسطرح بدگمان تھی جیسے چھوٹی لڑکیاں اپنے چڑیون کی طرف سے - کہ ریشمی
دھاگے مین اُنھین باندھ رکھتی ہین - ذرا وہ ہاتھ پر سے اُڑین کہ دھاگا کھینچ پھر وہین بٹھایا
اُدھر رومیو کو بھی اسکی مفارقت گوارا نہ تھی کیونکہ عاشقون کو اچھے سے اچھے نغمہ
کا لطف معشوقون کی بات مین حاصل ہوتا ہے - لیکن آخر کار وہ جدا ہوئے کہ
بقیہ رات کو خواب نوشین مین گذارین -

کرن نکلتے نکلتے وہ دونون علٰحدہ ہوئے - رومیو کہ اپنی معشوقہ کے خیال مین محو ہو رہا
تھا بجائے اسکے کہ گھر جاکر سو رہتا سیدھا ایک خانقاہ مین درویش لارنس کے پاس چلا گیا
وہ ابھی اپنی عبادت سے فارغ ہوا تھا کہ یہ پہونچا - اسکو دیکھتے ہی وہ تاڑ گیا کہ آج رات
بھر یہ سویا نہین ہے - عالم شباب ہے محفل نشاط کہین گرم رہی ہوگی بسبب بیداری تو خوب سمجھا
مگر یہ اچھی طرح دریافت نہ کر سکا کہ کس جگہ شب بیدار رہا اور اسکی معشوقہ قدیم روسی لائن
کے ساتھ شب گذارنے کا گمان ہوا - مگر جب رومیو نے آسے جولیٹ کے نئے عشق سے
مطلع کیا اور کہا کہ مین آج اُس سے نکاح کیا چاہتا ہون اور استعانت کے لیے تیرے
پاس آیا ہون - تو درویش حیرت سے دیکھ کر بولا مجھے ہمیشہ تو روسی لائن کے عشق و محبت
کا تذکرہ اور اسکی بے اعتنائی کا گلہ کرتا تھا - آج کیا ہے کہ دفعتہً اُس سے تیری طبیعت
پھر گئی اور پھر اب جولیٹ کے عشق کا دم بھرتا ہے سچ ہے جوانون کے الفت دل مین نہین
ہوتی بلکہ آنکھون مین ہوتی ہے -

رومیو نے جواب دیا - تمھین یاد نہین کہ تم ہمیشہ مجھے روسی لائن کے عشق سے
منع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب وہ تمکو چاہتی نہین تو تم اسکے سر بے فائدہ کیون ہوتے ہو

Laurence

اب کہ مین نے جولیت سے رشتۂ اُلفت جوڑا جیسے میرے صاف دل سے محبت ہے اور چاہتا ہون
کہ اس سے نکاح ہو جائے تو کیا ہی کیا کرتا ہون - رومیو کی یہ حجت قابل پذیرائی سُنکر درویش
خاموش ہو رہا - اور خیال کیا کیپولیت اور مانٹیگ کے باہمی جنگ وجدل کے کھونے
کی اس سے بہتر کوئی دوسری حکمت نہین کہ رومیو اور جولیت کا باہم عقد کر دیا جائے کیونکہ
وہ ان دونون خاندانون کے فتنہ و فساد پر بڑا افسوس کرتا تھا اور ہمیشہ اس فکر مین رہتا
تھا کہ کسی طرح اُنکے آپس کے جھگڑون کو فرو کرنا چاہیے - چنانچہ درویش نے نظر
بایین سیاست دنیز رومیو کی خواہش پر خیال کرکے وہ رد نکر سکتا تھا - اُنکے نکاح
پڑھا دینے کا وعدہ کیا -

رومیو یہ سُنکر بہت خوش ہوا اور جولیت اپنے آدمی کی زبانی (جسے آپنے اُس کام
کے واسطے حسب وعدہ تعینات کر رکھا تھا) یہ خبر سُنتے ہی درویش لارنس کے گھر چلی آئی
جہان دونون کے ہاتھ بہ رسم نکاح ملا دیے گئے - اور بعد عقد نکاح اُس درویش نے
اس کار خیر پر ایک لمبا چوڑا خطبہ پڑھا اور اُنمین اُس عقد کی مبارکبادی اور خاندان
کیپولیت اور مانٹیگ کے وارثون کے باہمی ملاپ کی خوشی جس سے اُنکے خاندان کے قدیم
جھگڑے - فساد کی بیخ کنی کی پوری اُمید کیجا سکتی تھی بڑے شد و مد سے بیان کی -
خطبہ ختم ہونے پر جولیت نے گھر کا راستہ لیا - اور گھر پر جلد رات ہونے کی دُھن مین تھی
کیونکہ رومیو وعدہ کر گیا تھا کہ آج رات کو جس باغ مین تجھسے ملتا ہون کل رات کو بھی
یہین ملونگا - انتظار شب وصل مین وہ روز فراق جولیت پر ایسا بھاری تھا - جیسے
ناصبری لڑکون کو شب عید کہ نئے نئے سلے کپڑون کو صبح ہوسے بغیر وہ پہن نہین سکتے
اسی دن قریب دوپہر رومیو کے دو نون دوست بنوالیو اور مرکیشو شہر مین کسی مقام پر
ٹہل رہے تھے کہ ٹائی بلٹ مع اپنے دیگر رشتہ داران خاندانی کے سامنے سے گذرا (یہی
ٹائی بلٹ جسنے سردار کیپولیت کی ضیافت کے دن رومیو کو مار ڈالنا چاہا تھا - اور بڑا دبی

مارکیشو کا نام لیکر پکارا اور کہا مین خوب جانتا ہون کہ تو رومیو کا مشیر ہے۔ مارکیشو نے کہ ٹائی بلٹ
سے کم اسمین جوش جوانی نہ تھا یہ سنکر بہ تندی و غضب اسکا مقابلہ کرنا چاہا۔ بنوالیو
کو بھی یہ بات ناگوار گذری مگر بہ مصلحت وقت اُسنے آشتی کو راہ دیا اور دونون کی تکرار کے
رفع کرنے کی فکر مین ہوا۔ یہ چھیڑ چھاڑ ادھر ہو ہی رہی تھی کہ سامنے سے رومیو بھی آن پڑا
اب ٹائی بلٹ مارکیشو کو چھوڑ کر رومیو کی طرف پھرا اور بصرا فرادہ رومیو کہکر پکارا یہ سنکر
رومیو نے چاہا کہ اسکی بات سے درگذر کرے کیونکہ اسکی معشوقہ جولیٹ کا وہ رشتہ دار
تھا اور وہ اسکو بہت پیار کرتی تھی اور نیز یہ کہ اسکی طبیعت بڑی ہی سنجیدہ و شائستہ تھی اور
خاندانی جھگڑے فساد سے اُسے کچھ تعلق نہ تھا۔ اس پر یہ سوچنا کہ ٹائی بلٹ میری
معشوقہ کے خاندان سے ہے اُسکے رفع غضب کے لیے سحر کا کام کر گیا اور غصہ کی تمام
برانگیختہ کرنے والی باتون کو بھلا کر رومیو آشتی اُس سے پیش آیا۔ ورنیک کیپولیٹ کہکر
پکارا اور بڑی عاجزی سے سلام کیا اور ایسا ظاہر کیا گویا اُسکے نزدیک یہ سخت الفاظ
ہنسی و تمسخر پر مبنی تھے۔ مگر در حالیکہ ٹائی بلٹ تمام خاندان مایون ٹیج کو ناحق سمجھتا تھا بھلا
یہ خوشامدانہ باتین اسکی نظرون مین کیا وقعت پیدا کرتین۔ اسنے ایک نہ سُنی اور تلوار
سونت مقابل ہوا۔ مارکیشو نے یہ نہ سمجھا کہ اس صلح جوئی مین رومیو نے کیا مصلحت
سوچی ہے۔ اور اسکے صبر کو داخل عاجزی تصور کرکے اہانت بھرے فقرون مین اپنے
ساتھ لڑنے کی ٹائی بلٹ کو ترغیب دی اور کہا میرے ساتھ مقابل ہو تو مزہ دکھاؤن
مین نے تو تجھے دو ایک فقرے سخت بھی سنائے ہین۔ رومیو غریب نے تیرا کیا
بگاڑا ہے۔ یہ سنکر وہ مارکیشو کی طرف متوجہ ہوا اور طرفین سے تلوارین کھنچ گئین بنوالیو
اور رومیو بیچ بچاؤ کی فکر ہی مین تھے کہ مارکیشو کی لاش زمین پہ نظر آئی۔ اسکا گرنا تھا
کہ رومیو جوش غضب سے جامہ کے باہر ہوگیا اور ایک ایسا زخم کاری ٹائی بلٹ پر
لگایا کہ فوراً وہ بھی زمین پر گر پڑا۔ تمام شہر اور نصف النہار کا واقعہ قریب قریب تمام شہر والے

یہ خبر سنکر تھوڑی دیر مین جمع ہو گئے - سردار مانٹیگیو اور سردار کیپولٹ مع اپنی بیبیون کے آپہونچے - تھوڑی دیر کے بعد سلطان وقت جس سے مارکیٹیو کو کچھ واسطہ بھی تھا اور جو اچھی طرح جانتا تھا کہ ان دو خاندانونکے باہمی لڑائی جھگڑے نے شہر مین بڑی بدنظمی پھیلا رکھی ہے - آن پہونچا اور مجرم کی تفتیش کرنے لگا تاکہ جسپر مجرم ثابت ہو اسکے ساتھ قانون مجریہ گورنمنٹ کا پورا برتاؤ کیا جائے - بنوالیو بلا رو رعایت شروع سے اخیر تک سارا حال کہ گیا - جس سے ثابت ہوا کہ رومیو کا کوئی قصور نہین - وہ اور اسکا دوست مقتول دونون حق بجانب تھے - یہ سنکر سردار کیپولٹ کی زوجہ جسکے دلمین انتقام قتل کی لا انتہا آرزو ٹائبلٹ (اسکے رشتہ دار) کے ہجوم غم نے پیدا کر رکھی تھی بولی بادشاہ سلامت اس معاملہ کو انصاف سے جانچیے - وہ شان عدل گستری ٹائبلٹ کے قاتل کو پوری پوری سزا دیجیے - فقط بنوالیو کے اظہار پر جو رومیو کا دوست و یکجہتی ہے اکتفا نہ کیجیے - کیونکہ یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ اسنے طرفداری کو راہ نہ دی ہوگی - غرضکہ انصاف کے چھپانے مین اُس عورت نے بہت کچھ محبت و دلیل پیش کی - مگر یہ نہ سمجھی کہ یہ اسکا داماد (جولیٹ کا شوہر) ہے اُدھر زوجہ مانٹیگیو اپنے لڑکے کی جان بچانے کی فکر مین تھی اور یہ حجت پیش کرتی تھی - کہ اگر رومیو نے ٹائبلٹ کو مار ڈالا اور اپنے دوست کا قصاص لیا تو قانوناً یہ کوئی جرم نہین - اس محبت و حکایت سے اصلیت معاملہ بخوبی سمجھ مین آگئی - اور نواب نے وہین رومیو کے جلاوطن کیے جانے کا حکم سنا دیا -

جولیٹ کی حالت قابل غور ہے جب عروس بننے کے دو ہی چار گھنٹہ بعد یہ خبر سننے مین آئی کہ بادشاہ کے حکم نے اسکے اور اسکے شوہر کے درمیان ہمیشہ کے لیے افتراق کر دیا - پہلے تو اپنے پیارے بھائی کی موت کی خبر سنکر رومیو پر دل مین کڑھی اور دیر تک اسے بحالت غضب ظالم خوبصورت - شیطان ملائک صفت - فاختہ خونخوار - میش گرگ سیرت خار بصورت گل اور نیز ایسے متضاد اسماء صفاتی سے (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے نیک و بد

کہنے میں وہ اپنی ماں سے قائم نہ رہ سکتی تھی اتنی تعبیر کرتی رہی۔ لیکن آخرکار عشق غالب آیا اور آنسوؤں کے وہ قطرے جو ٹائبلٹ کے غم میں نکلے تھے اب اس خوشی سے کہ رومیو ٹائبلٹ کے ہاتھ سے رہ جنے سے ہلاک کر ڈالا جاتا تھا صحیح و سلامت بچا خوشی کے قطرے نکلے۔ لیکن سب کے آخر میں یہ سوچ کر کہ رومیو اب شہر بدر کیا جاتا ہے اپنے سر سے اسے رونا پڑا اور ایسا صدمہ اسکے دل پر پہونچا کہ اگر ایسے ہی ہزار ٹائبلٹ مر جاتے تو ایسا صدمہ نہ ہوتا۔

رومیو اس ہنگامہ کے بعد درویش لارنس کے گھر جا چھپا۔ وہاں میں اسے اپنے شہر بدر کیے جانے کی تجویز کی خبر پہونچی۔ یہ خبر سنکر اسے موت سے زیادہ صدمہ پہونچا۔ اور ایسا معلوم ہوا گویا ویرونا کی شہر پناہ کے باہر رہنے کے لیے کوئی دنیا ہی نہیں جولیٹ کی نظروں سے دور رہکر اور زیست ممکن ہی نہیں۔ بہشت ہے تو وہیں ہے جہاں جولیٹ کا امکان ہے اور ماسوا اسکے اور تمام جہان اعراف ہے یا جہنم۔ ہتیرا اسکو درویش نے پند و نصیحت سے تسکین دینی اور رنج و الم سے تسلی دینی چاہی۔ مگر اس نوجوان نے ایک نہ سنی۔ اور کپڑے پھاڑ بال کھسوٹ زمین پر لوٹنے لگا۔ اور لوٹنے سے یہ کہتا کہ جیسے زمین میں سمانے کا ایک جانا ہے اسے کیونکر چھوڑ دوں۔ رومیو اسی حالت میں تھا کہ جولیٹ کا ایک قاصد پہونچا جسکی نسبت اسکی کسیقدر تشفی ہوئی اور زمین سے اٹھ بیٹھا۔ اب یہ وقت درویش لارنس نے اپنے سمجھانے بوجھانے کے لیے بہت مغتنم سمجھا اور اسکی نامردی و زنانہ پن پر جو اسکی حالت بیتابی نے ظاہر کر رکھی تھی بہت ملامت کی۔ اور کہا تو نے ٹائبلٹ ایک غیر شخص کو ہلاک کیا ہے۔ کیا اپنے آپ کو یا اپنی اس وفادار بی بی کو جسکی جان تیری جان کے ساتھ وابستہ رہتی ہے ہلاک نہیں کیا۔ تجھے معلوم نہیں کہ مرد و موم کی ایک ذات ہے۔ جسطرح موم ذری سی گرمی میں ملائم و ذری سی سردی میں سخت اسی طرح تھوڑی سی نامردی و بزدلی سے آدمی کی وقعت جاتی رہتی ہے اور تھوڑی سی

جوانمردی و جرأت مین آدمی کا رعب و دبدبہ قائم رہتا ہے۔ شکر نہین کرتا کہ تیرے ساتھ پورا پورا قانونی برتاو نہین کیا گیا۔ ورنہ شہر بدر کیا جانا ہرگز پورا عوض اُس ہلاکت کا جو تیرے ہاتھون سرزد ہوئی نہین ہوسکتا۔ تائی لبٹ نے تجھپر تلوار کھینچی تھی اور مارہی چکا تھا۔ شکر کر تو بچ گیا۔ اور اُسنے اُسی کی جان تو نے لی۔ یہ بات تیرے واسطے کیا کم خوشی کی ہے کہ تیری زوجہ و معشوقہ جولیٹ قائم ہے۔ درویش کی باتین سنکر رومیو ایسا شرمندہ و شنبنہ ہُوا جیسا اکثر زنا کرنے والے ارتکاب فعل شنیعہ کے بعد۔ اور جب درویش نے اُسمین صبر و استقلال پایا۔ تو صلاح بتائی کہ تم آج جاکر اپنی بی بی کے پاس رات بھر رہو اور صبح ہوتے مانتُا کا راستہ پکڑو اور وہین جاکر قیام کرو۔ مین یہان اِس نکاح کی شہرت دینے کی فکر مین ہون۔ میرے نزدیک یہ شہرت تم دونون کے خاندان کے ملاپ کی سبب ہوگی۔ اور سب متفق ہوکر تیرے لیے عفو جرائم کی درخواست کرینگے۔ کیا عجب کہ پادشاہ تیری خطا سے درگذر کر شہر مین داخل ہونے کی اجازت دیدین۔ اُسوقت جتنا رنج و غم تجھے یہان سے جانے مین ہے اُس سے کئی حصہ زائد خوشی کے ساتھ تو پھر یہان واپس آئیگا۔ رومیو کو درویش کی باتین پسند آگئین۔ اور اُس سے رخصت ہو بی بی کے مکان کی طرف رخ کیا کہ رات بھر وہین رہے اور صبح ہوتے ہی تنہا شہر مانتُا کا راستہ لے جہان درویش کے خطوط سے حالات وطن معلوم ہوتے رہینگے۔

جب رات ہوئی تو رومیو اپنی بی بی سے ملنے اُسی باغ مین گیا۔ جہان شب گذشتہ کو عشق کی لذت آمیز باتون نے اُنکا دل خوش کیا تھا اور کمرے کے پاس پہونچکر دستک دی یہ شب اُنھین بڑی مسرت و انبساط کی شب تھی۔ مگر افسوس کہ دن کے جانکاہ واقعہ نے اور اِس خیال نے کہ کل ہم مین دوامی تفرقہ ہونے والا ہے۔ اُس شب کی لاانتہا خوشی اور بے حد مسرت کو جو اُن عاشقون کو باہم مل بیٹھنے سے حاصل ہوتی سب بے لطف و بے کیف

کر رکھا تھا - اور وہ شب وصال جو بڑی تمنا سے انھیں نصیب ہوئی تھی شب دیجور و شب فراق کا مزا دکھا رہی تھی - تھوڑی ہی دیر تک وہ دل بیٹھنے پائے تھے کہ صورت صبح نمود ار ہوئی - مرغان سحر بولنے لگے - اول اول تو جولیت نے اپنا دل سنبھال اور سمجھی کہ صدا ے مرغ سحر نہین ہو نوائے عنادل ہے جو اکثر کچھ رات رہے سے بولنا شروع کر دیتے ہین لیکن جب بغور سننے پر معلوم ہوا کہ فی الواقع مرغان سحری کی آواز ہے تو سخت مضطرب و پریشان ہوئی - جبکہ تھوڑی دیر بعد سپیدۂ سحر نے اُسے پورا الیقین کرا دیا کہ وقت مفارقت آن پہونچا اور رومیو نے کلیجہ تھام حرف رخصت زبان پر لایا اور وعدہ کیا کہ اپنے لمحہ لمحہ کی کیفیتون سے بذریعہ خطا تمھین مطلع کرتا رہونگا - اور کمرے سے نکل نیچے زمین پر کھڑا ہوا - اسوقت رنج و بیقراری سے جولیٹ کا عجب عالم تھا - معلوم ہوتا تھا کہ گویا کسی عزیز کے تابوت کو قبر مین رکھ مٹی ڈالنے کی منتظر کھڑی ہے - رومیو پر بھی جدائی کا کچھ کم صدمہ نہ تھا - مگر وہ کیا کرتا جب نواب کا یہ حکم کہ رومیو طلوع آفتاب کے بعد شہر پناہ کے اندر پایا جائے تو قتل کر دیا جائے اُسے بعجلت روانہ ہونے پر مجبور کرتا تھا -

ان مصیبت زدون کے رنج ومحن کی یہ ابتدائی حالت ہی ابھی آگے چلکر انھین کیا کچھ نہ دیکھنا ہوگا - رومیو کے جانے کے بعد سردار کیپولٹ کو جولیٹ کے عقد کی فکر (کہ اُس خفیہ نکاح کی اُسے ذرا بھی اطلاع نہ تھی) دامن گیر ہوئی - اور امیر پیرس کو اُسکے نکاح کے لیے پسند کیا - پیرس ایک عجب البیلا جوان وجال چلن کا شایستہ مزاج کا سلیم تھا کاش جولیت پہلے سے رومیو کو نہ دیکھے ہوتی تو اُسکے پسند کرنے مین اُسے کچھ تامل نہوتا - *Paris*

بیچاری جولیت اپنے باپ کے ارادے سے بہت پریشان ہوئی - اور التواے نکاح کے لیے ٹائی بلٹ کی موت کا حیلہ پیش کیا - اور کہا ٹائی بلٹ کو مرے کئی دن گذرے ہین - اُسکے غم والم مین مجھے شادی بیاہ کی کہان سوجھتی ہے اور دوسرے یہ کہ ٹائی بلٹ کے گھر والے جنھین ہنوز رسم تعزیت سے فرصت نہین ملی - میرے گھر شادی وخرمی دیکھ کتنا برا سمجھینگے -

فرشکرو نپے عقد ہو چکنے کا اظہار جو سب حجتوں مین قوی حجت تھی اور جسے بسبب شرم کے وہ کہہ نہ سکتی تھی اور حقیقی حجتین اسکے نزدیک بیاہ ہونے کے لیے پیش ہو سکتی تھین اسکے پیش کرنے مین دریغ نہ کیا۔ مگر سردار کپیولٹ نے ایک بھی نہ سُنی اور قطعی حکم سُنا دیا کہ سہ شنبہ کو تیرا عقد ہوگا تیار ہو رہ۔ چونکہ پیرس ایک حسین دولتمند شریف جوان تھا جسکے ساتھ ویرونا کی متکبر حسین عورتین بیاہ کی خواہش رکھتی تھین اسلیے سردار کپیولٹ نے اسکے انکار کو ظاہرداری پر محمول کیا اور یہ سمجھا کہ دلمین اپنی خوش قسمتی پہ نازان ہوگی مگر شرم سے کہہ نہین سکتی۔

جولیٹ بنظر مشورہ درویش لارنس کے پاس (جو اُسکے آڑے وقت مین ساتھ دیتا تھا) گئی اور مُفصّل کیفیت بیان کی۔ لارنس نے پوچھا کیا یہ شادی فی الواقع تجھے منظور نہین ہے جولیٹ نے جواب دیا۔ شوہر کے جیتے جی دوسرے سے نکاح کرنا زندہ درگور ہونا ہے۔ درویش نے کہا تیری مخلصی کے لیے مین نے ایک نہایت اچھی تدبیر سوچی ہے۔ وہ یہ کہ تجھے عرق خواب آور کی ایک شیشی دیتا ہون اُسے لیکر گھر جا۔ اور باپ کی تجویز پر اپنا اتفاق ظاہر کر شب آخر جسکی صبح ہوتے عقد ہونے والا ہو اس عرق کو پی جانا۔ جسکے اثر سے بیالیس گھنٹہ کے لیے تو بیہوش ہو جائیگی اور لوگ تیرے بدن کو بے حس و حرکت دیکھ کر مردہ تصور کرینگے۔ اور تیرا تابوت مطابق رسم شہر کے (کہ وہان تابوت مٹی سے دباتے نہ تھے) قبر مین لیجا کر رکھ آئینگے۔ اس کام مین اُس فطرتی خوف کو جو عورتون مین مردون سے زیادہ رکھا گیا ہے دخل نہ دینا اور دشوار گزار سمجھ کر ہمت کو نہ توڑنا کیونکہ بیالیسوین گھنٹہ تجھے ہوش آئیگا اور تو جانیگی کہ مین ابھی سوئی تھی اور رومیو جسے مین پہلے سے مُطلع کر رکھونگا اُس رات کو وہان آجائیگا اور تجھے ساتھ لے مانٹیوا جائیگا۔ رومیو کے ملنے کی آرزو اور پیرس کے ساتھ نکاح ہونے کی ناخوشی نے اُسے ایسے جرأت کے کام پر مستعد کر دیا جسکی ہرگز اُس سے اُمید نہ کیجاتی تھی۔ چنانچہ جولیٹ نے یہ کہکر کہ مُوافق ہدایت

آپ کے کار شناہ ہوگی وہ عرق کی شیشی اٹھالی۔

خانقاہ سے لوٹتے جولیٹ نے پیرس سے ملاقات کی اور نہایت شرم سے سر جھکا کر کہا مجھے تیرے ساتھ رہنا منظور ہے۔ جولیٹ کے ماں باپ یہ خبر سنکر بہت خوش ہوئے اور خاصکر اسکے بڈھے باپ کا فرط انبساط میں یہ عالم تھا گویا اسکی جوانی عود کر آئی ہے۔ جولیٹ نے کہ بسبب نافرمانی کے ماں باپ کی نظروں میں اپنے آپ کو حقیر بنا رکھا تھا۔ اُنکے حکم مان لینے سے پھر اپنی اصلی وقعت پیدا کر لی۔ سردار کیپولٹ نے ساری ضروری چیزیں پہلے سے مہیا کر رکھی تھیں اور ایسی دھوم دھام سے اس بیاہ کی تیاری کی گئی کہ غالباً اُسکے پہلے کبھی ایسا بیاہ ویرونا میں نہوا ہو۔

شب چہارشنبہ کو وہ دوا جولیٹ نے کھائی۔ پہلے تو اُسے طرح طرح کے توہمات گذرے اُسے یہ خیال آیا کہ کہیں ایسا نہو کہ درویش نے اُس الزام سے بچنے کے لیے جو رومیو کے ساتھ میرا عقد کر دینے سے اُسپر عائد ہوتا اور جسکی وجہ سے لوگ بجائے پاک و متبرک سمجھنے کے اُسے ناپاک و قابل نفرت تصور کرتے مجھے یہ سم قاتل کی شیشی دی ہو یا ایسا نہو کہ وہاں رومیو کے آنے سے پہلے میری آنکھ کھل جائے اور اُس وحشت مقام کے خوف و وحشت کے رفع کرنے کے لیے میرے خاندان کی ہڈیوں سے بھرے ہوئے گڑھے اور ٹائی بلٹ مقتول کی خون آلود وہ نعش کفایت نکرے اور پھر اُن تمام خوف دلانے والی حکایتوں کو (جیسا کہ لوگ تذکرہ کرتے تھے) کہ مردوں کی اروا‌حیں رات کو نکل کر اپنی اپنی قبر کے سامنے ٹہلتی ہیں۔ خیال کر بہت ڈری۔ انھیں سب خیال میں تھی کہ دفعۃً رومیو کی محبت پیرس کی مخالفت نے دل میں جوش مارا اور دل کڑا کر ایک ہی گھونٹ میں وہ عرق پی گئی جسکے پیتے ہی بے دم تھی۔

پیرس صبح کو گاتا بجاتا اپنی بی بی کے جگانے کو آیا۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ بجائے زندہ دل جولیٹ کی ایک خطرناک صورت مردے کی اُس مکان میں موجود ہے۔ یہ دیکھکر اسکی آرزو کا چراغ

قتل ہوگیا اور تمام گھر میں تہلکہ ہوگیا۔ بیچارے پیرس کو اپنی بی بی کے مرنے کا سخت صدمہ تھا کہ ہنوز نکاح کی نوبت بھی نہ آئی تھی اور موت کمبخت نے شادی اور ہمیشہ کے لیے اس سے چھڑا دیا۔ لیکن سردار کیپولٹ اور اسکی بی بی کے غم و ماتم پر اور بھی ترس آتا ہے کہ صرف یہی ایک لڑکی اُنکے انبساط و مسرت کی بساط تھی جسکو بیرحم موت نے یون اُنسے چھین لیا اور وہ بھی ایسی حالت مین کہ وہ عنقریب اُسے عروسی صورت مین (جیساکہ وہ خیال کرتے تھے) دیکھنے والے تھے۔ اب جتنی چیزین کہ شادی کے لیے اکٹھا کیگئی تھین اُسکے فاتحہ مین صرف ہوئین۔ شادی کے کھانے غمی کے کھانے قرار پاکر تقسیم کیے گئے۔ شہنائی گیتین ماتمی گیتین بنگئین۔ اور شادی کے نغمے ماتمی گھنٹیان۔ پھول جو عروس کے کام آتے اُسکے جنازے پر بکھرائے گئے۔ کہان تو نکاح پڑھانے کو ملّا کی ضرورت تھی۔ کہان اب دفن کرنے کو اُنکی تلاش ہونے لگی۔ گرجا مین اُسے لائے تو سہی مگر خوشی بڑھانے کے لیے نہین بلکہ مُردون کی تعداد بڑھانے کو۔

بدخبری کا دستور ہے کہ خوش خبری سے کہین جلد پہونچتی ہے چنانچہ یہ خبر رومیو کے پاس قبل اسکے پہونچ گئی۔ کہ درویش لارنس کا قاصد جا مفصل کیفیت سے اُسے آگاہ کرتا کہ جولیٹ کی موت ایک مصنوعی موت۔ اور اُسکا جنازہ فی الواقع جنازہ نہین ہے بلکہ مصلحتہً وہ تھوڑی دیر کے لیے باین ہیبت مصنوعی قبرستان مین آئی ہے کہ رومیو کے ساتھ بھاگ چلے جانے کا آسانی موقع ہاتھ آئے۔ رومیو ذرا دیر پہلے خلاف دستور شادان و فرحان تھا۔ کیونکہ اُسنے رات کو خواب دیکھا تھا کہ مین مرگیا ہون (واہ کیا موت کہ قوت مدرکہ زائل ہوئی تھی) اور جولیٹ میرے پاس آئی اور میرا منہ چوما جس سے مین زندہ ہوگیا اور کہین کا شہنشاہ ہوگیا۔ کہ ایک شخص نے ویرونا سے آبرعکس اُسکے خواب کے جولیٹ کے موت کی بدخبری سُنائی جسے سُنکر رومیو بہت غمگین ہوا اور تعجب کیا کہ ہائے اپنے مین مسیحا کو مُردہ پاتا ہون جسکے لیے میرا جو ماسا سانا نہین کرسکتا اور گھوڑا کسوا لیا

کرات کو ویرونا مین جاکر اُسکی زیارت کرے۔ انثا مین کوئی غریب عطار تھا جسکی پیشانی سے صاف اُسکا افلاس ظاہر تھا۔ اُسکی دُکان کی ٹوٹی ہوئی الماریون پر کھلے ہوئے صندوق و شیشہ چند آثار بے سر و سامانی کھلی نکبت برسا رہے تھے۔ روميو نے اُسکی دُکان سے گذرتے ہوئے ایک مرتبہ سُنا تھا کہ یہان ایک بدبخت سم قاتل جسکے فروخت کرنے کا حکم نہ تھا فروخت کرتا ہے۔ اگویا شبہہ اُسکے دل مین گذرا کہ اُسکی ناحق زندگی ایک روز ایسے بدنتیجہ کو پہونچنے کے قابل ہوگی جس کسی کو ضرورت ہو یہان سے لیجائے قاعدے کی یہ بات ہے کہ مجنون و پریشان کی راے ہمیشہ خطا کی طرف میلان رکھتی ہے۔ اِس حالت رنج و غم مین روميو کو اُس دوا فروش کے سم قاتل بیچنے کا خیال آیا۔ اور خیال آتے ہی اُسکی دُکان پر جا اُس سم قاتل کی درخواست کی۔ اول تو اُسنے انکار کیا گر روميو کو اشرفی دیتے دیکھ اُسکی مفلسی عقل سلیم کو جرعہ ہمیشہ پیچ ہمہ ز دیا گی۔ اور ایک ایسے زہر ہلاہل کی شیشی روميو کے حوالہ کی جسکے ملس نگ۔ پہونچتے پہونچتے کیسا ہی زبردست آدمی کیون نہو مگر کام تمام ہو جاے۔

روميو وہ شیشی لے ویرونا کی طرف بارادہ روانہ ہوا کہ اپنی بی بی کے مزار پر جا اُسے ایک نظر دیکھے اور پھر وہ سم قاتل پی اُسی کی بغل مین آپ بھی سو رہے۔ قریب آدھی رات کے وہ ویرونا مین پہونچا اور جس احاطہ مین جولیٹ کا مزار تھا خط مستقیم وہین چلا گیا۔ اور ساتھ اپنے مشعل چاقو اور ایک تبر لیتا گیا۔ مشعل جلا قبر کا پتھر [illegible] ہٹایا کہ اتنے مین یہ آواز اُسنے سُنی۔ او ذلیل [illegible] یہ کیا بلاوت آمیز حرکت ہے۔ یہ آواز امیر پیرس کی تھی [illegible] جولیٹ کو عشق و محبت کے جو باہم نسبت ہو جانے سے اُسکے دل مین جم گئی تھی۔ آدھی رات کو کُھنیہ آیا تھا کہ اُسکے مزار پر پھول چڑھا دو آنسو رو جے۔ روميو کے آنے کی غرض اصلی تو وہ دریافت نکر سکا۔ اور یہ سمجھ کر جو ان خاندان مانٹیگو کا ہے جس سے خاندان کیپولٹ سے دلی عداوت ہے۔ کیا عجب ہے کہ

محرومون کی لاش کو بے عزت و خراب کرنے آیا ہو۔ رومیو کو للکارا۔ اور چونکہ ایسے مجرم کو شہر مین پا کر مار ڈالنا ویرونا کے دستور کے مطابق خلاف قانون نہ تھا۔ اسلیے اُسکے ساتھ لڑنے اور اُسکے ہلاک کرنے پر وہ بیباکانہ مستعد ہُوا۔ رومیو نے اُس سے کہا کہ تو اِس ارادے سے باز آ۔ اور میرے قتل سے ہاتھ اُٹھا۔ دیکھ ٹائبلٹ تیرے سامنے پڑا ہے۔ اسکا بارِ گناہ میرے سر پر کیا کم ہے کہ اپنے قتل پر مجھے مجبور کرتا ہے۔ امیر پیرس نے اِسکی باتون کا کچھ خیال نکر اُسپر ہاتھ چھوڑا۔ ہاتھ کا چھوڑنا تھا کہ رومیو نے ایک کراری ایسا زخم کاری لگایا کہ وہ فوراً جان بحق تسلیم ہو گیا۔ جب اپنے مقتول کے پہچاننے کے لیے رومیو نے مشعل سے اُسکا مُنہ دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ وُہی امیر پیرس ہے جسکو مانٹا سے آتے ہوئے راہ مین سُنا تھا کہ جولیٹ کا عقد اُسکے ساتھ ہونے والا تھا۔ رومیو نے اسکی نعش اُٹھا اور دل مین سوچ کہ شستہ راہ عدم کا ساتھی ملا (کیونکہ تھوڑی دیر کے بعد وہ خود بھی زہر کھا کر مرنے والا تھا) اُس سے مخاطب ہو کر بولا خاطر جمع رکھ جولیٹ ہی کی قبر مین تجھے دفن کرونگا۔ جسکو اُسنے کھولا تو کیا دیکھتا ہے کہ جولیٹ ایسی ترو تازہ ہے گویا موت اُسکے جسم کے مُرجھانے اور اسکی ہیئت اصلی کے بدل ڈالنے پر قادر ہی نہین۔ یا یون کہیے کہ موت اُسپر عاشق تھی اور اپنی دلبستگی کے لیے بہ تصرف شیطانی اِسے اس ڈھنگ سے تہِ خاک لائی ہے۔ اور فی الحقیقت اُسکی جان نہین نکلی۔ ورنہ کچھ تو اُسکے جسم یا صورت پر اختلاف نظر آتا۔ اُسکے ایک طرف ٹائبلٹ مقتول اپنے خون آلود کپڑے سے لپٹا ہوا پڑا تھا۔ جسے دیکھ رومیو نے اپنے جرم سے مُعافی چاہی۔ اور بسبب خویشی جولیٹ کے کہا بھائی عنقریب تیرے ساتھ مین احسان کیا چاہتا ہون کہ تیرے دشمن کو جسنے تجھے قتل کیا ہلاک کر تیرے پاس لا سُلاتا ہون۔ اور پھر اُسکے بعد اپنی معشوقہ کے ہونٹ چاٹ سفرِ آخرت کے لیے رخصت طلب کی اور وہ سم قاتل جو ساتھ لایا تھا پی کر بارِ زیست سے سُبک دوش ہُوا۔ کیونکہ وہ سم قاتل تھا۔ کچھ وہ عرق نہ تھا

جب جولیٹ پی تھوڑی دیر کے لیے بیہوش ہوگئی تھی۔ اور پھر ہوش میں آ۔ رومیو کے وقت پر نہ پہونچنے سے اور آنے میں جلدی کرجانے سے دیر تک افسوس کرتی رہی۔

چونکہ درویش کو معلوم ہوگیا تھا۔ کہ اسکا خط رومیو کو نہیں ملا۔ اسیلیے جب وقت جولیٹ کے جاگنے کا قریب آیا تو اُسکے اُٹھالانے کے لیے وہ خود ایک مشعل اور ایک پھاوڑا لیکر قبرستان کی طرف گیا۔ جہان ایک جلتی ہوئی مشعل اور اُسکے پاس خون آلودہ تلوارین و سنگ قبر سے لگی ہوئی رومیو اور امیر پیرس کی نعش پڑی دیکھ اُسے سخت حیرت ہوئی۔

قبل اسکے کہ لارنس کو ان ناگہانی موتون کی اصلیت غور کرنے کا موقع ملتا۔ کہ یہ کیونکر واقع ہوئین۔ جولیٹ بیدار ہوئی۔ اول اول تو اُسے اچنبھا ہُوا کہ مین یہان کہان۔ مگر جب لارنس کو دیکھا تو اُس جگہ کی حقیقت اور اپنے وہان آنے کی کیفیت اُسے یاد آگئی۔ اور پہلا سوال یہی کیا کہ رومیو کہان ہے۔ اس آواز سے لارنس کو جولیٹ کے بیدار ہونے کا حال معلوم ہُوا۔ اور جواب دیا۔ تقدیر سے کیا چارہ۔ ہم کیا سمجھے تھے۔ اور پردۂ تقدیر سے کیا دیکھنے مین آیا۔ خیر اسوقت تو نکل میرے ساتھ ہولے پیچھے سے ساری کیفیت بیان کیجایگی۔ یہ باتین ختم ہوئی تھین۔ کہ آدمیون کی آواز سے معلوم ہُوا کہ کچھ لوگ ادھر آرہے ہین جنکی آواز سنتے ہی لارنس وہان سے چل دیا۔ جولیٹ جو اٹھی۔ اور رومیو کو مردہ۔ اور اُسکے پاس ایک زہر آلودہ جام دیکھا تو سمجھی کہ بیشک اسی زہر نے اُسکا کام تمام کیا ہے۔ اور خود بھی جان دینے پر آمادہ ہوئی اول تو اُسنے دردبھا جام جو رومیو کے پینے سے بچ رہی تھی اُلٹ دی۔ اور رومیو کے ہونٹھون کو جو ابھی تک کسیقدر گرم تھے یہ سمجھ کہ ان مین زہر کا کچھ اثر ضرور ہوگا خوب چوسا لیکن جب دیکھا کہ وہ لوگ جنکی آوازین دور سے آتی تھین بہت ہی قریب آگئے تو جلدی سے نوک خنجر کلیجے مین چبھو اپنے عاشق کی بغل مین جا سو رہی۔

تھوڑی دیر بعد قبرستان کے پاس بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ کیونکہ امیر پیرس کے غلام نے جو امیر کے ساتھ آیا تھا اور جو اپنے آقا اور رومیو کو آمادۂ جنگ دیکھ شہر کی طرف بھاگ گیا تھا۔ ویرونا کے تمام گلی کوچے مین رومیو اور پیرس کی جنگ جو جولیٹ کی وجہ سے ہوئی تھی شہرت کی حتی کہ اس ہنگامہ کی خبر نے سردار ماون ٹیج اور سردار کیپولٹ کو خواب استراحت سے بیدار کر مع نواب کے واسطے تحقیقات موقع کے قبرستان تک آنے پر مجبور کیا۔ درویش لارنس قبرستان سے کانپتا آہ سرد بھرتا بچشم اشکبار بحالت خوف باہر آتا تھا کہ ایک چوکیدار نے اُسے پکڑ پایا۔ اور نواب کے سامنے بھرے مجمع مین اُسے لا پیش کیا۔ نواب نے اُس سے پوچھا کہ اس حیرت انگیز واقعے سے تمھین جہانتک واقفیت ہو صاف صاف بیان کرو۔

درویش لارنس نے سردار ماون ٹیج اور سردار کیپولٹ کے روبرو اُنکے لڑکون کے پرخطر تعشق کی کیفیت از ابتدا تا انتہا رکہ سنائی۔ کہ کیونکر اُنکے دلون مین بنیاد الفت قائم ہوئی۔ اور کیونکر نظر بر دفع فتنہ و فساد خاندان کہ اس سے بہتر کوئی دوسرا موقع ہاتھ نہ لگتا۔ اُن دونون کا نکاح باہم کر دیا گیا۔ جس سے رومیو جولیٹ کا شوہر اور جولیٹ رومیو کی زوجہ ہوئی اور پھر جولیٹ نے نکاح ثانی کے گناہ سے بچنے کے لیے ایک ایسا عرق پیا کہ اُسے غشی آ گئی۔ اور سب نے اُسے مردہ تصور کر اُسے دفن کر دیا۔ مین نے رومیو کو خط لکھا کہ وہ آکر جولیٹ کو خوابگاہ (یعنی قبر) سے اُٹھا لیجائے مگر قاصد کی غفلت و سستی سے وہ خط اُسکے پاس نہ پہونچ سکا۔ درویش لارنس یہانتک کہکر خاموش ہو گیا۔ اور کہا آگے مجھے معلوم نہین کہ کیا کیا ہوا۔ ہان اتنا جانتا ہون کہ مین یہان جولیٹ کو لینے آیا تو رومیو اور پیرس کو مردہ پایا۔ مابقی حالات پیرس کے غلام کے زبانی جو اُسکے ساتھ آیا تھا۔ اور جسنے اُسے رومیو کے ساتھ لڑتے دیکھا تھا اور رومیو کے نوکر کی زبانی جو آتا تھا اُسکے ساتھ آیا تھا۔ اور ایک خط اُسکے باپ کے نام

لایا تھا مفصل معلوم ہوے ۔ اُس خط کے مضمون سے [illegible] تصدیق
ہو گئی تھی جسمین اُسنے جولیٹ کے ساتھ اپنے نکاح کرلینے [illegible] اور اُس
خود مختارانہ فعل پر باپ سے معافی چاہی تھی ۔ اور غریب عطار سے زہر کا خریدنا اور جولیٹ
کی قبر پر اِس ارادے سے آنا کہ وہان زہر کھا اُسکے پاس سو رہے سب کچھ اُسمین مرقوم تھا
یہ سنکر نواب ۔ سردار مانٹون ٹیگ اور کیپولٹ کی طرف مخاطب ہوا ۔ اور اُنکی جہالت
و بے عقلی کی خصومت پر ملامت کی ۔ اور کہا دیکھو خدا نے تمہاری عداوت کے لیے کیسی
تمہارے لڑکون کے دلون مین محبت پیدا کی ۔ جس سے تمہارے جھگڑے قضیہ کا یہ انجام
بد دیکھنے مین آیا ۔ اُسپر فریقین نے کہ تاب خصومت اُنمین باقی نہ رہی تھی فتنہ و فساد
کو گویا لڑکون کی قبر مین دفن کردیا ۔ اور سردار کیپولٹ نے سردار مانٹون ٹیگ سے ہاتھ
ملانے کو بڑھایا ۔ اور بلحاظ اُس قرابت کے جو رومیو و جولیٹ کے بیاہ سے اُنمین
قائم ہوئی تھی بھائی کہکر پکارا ۔ اور کہا کہ سردار مانٹون ٹیگ کا ہاتھ ہے (یہ یادگاری
مصالحہ) اپنی لڑکی کے مہر مین سمجھونگا ۔ سردار مانٹون ٹیگ نے کہا ۔ ابھی کچھ اور اِس سے
بڑھکر دونگا ۔ وہ یہ کہ جولیٹ کی مورت ایسی طلاء خالص کی بنواؤن ۔ کہ ویرونا کی کوئی
مورت اُسکی صنعت و لاگت کو ٹکر نہ کھائے ۔ اُسکے جواب مین سردار کیپولٹ نے کہا ۔
مین بھی ایسی ہی رومیو کی مورت بنوا دونگا ۔ غرضکہ اخیر مین اُن بیچارے سردارون مین
سے ہر ایک اِسطرح خلق مین دوسرے پر سبقت لے گیا ۔ اور کہان اُنمین وہ
خصومت و نااتفاقی تھی کہ بجز اُنکے لڑکون کی پائمالی کے جنمین اُنکے جھگڑے و فساد کی
قربانیان بھینٹ چڑھائین ۔ اور کوئی صورت اُن شریف خاندان کے حسد و کینہ دیرینہ کی بیخ کنی کی نہ تھی

خاتمۃ الطبع ۔ الحمد للہ کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا بیسوان قصہ جو مجموعۂ مذکور الصدر
کے شامل اِس کے پہلے مطبع اودھ اخبار لکھنؤ کالیجناب منشی نولکشور صاحب سی آئی ای واقع لکھنؤ مین
چھپا اب شاخ مطبع موصوف واقع کانپور مین باہتمام جناب منشی [illegible] صاحب منصرم ماہ جنوری [illegible]
مین پہلی مرتبہ چھپکر ہدیۂ ناظرین ہوا